

# کبھی اُٹھنا کبھی گھٹنا میں

عمرانہ مہک

PDFBOOKSFREE.PK

## حُسنِ ترقیب<sup>۷</sup>

- 11 (اسلم کو اسری) دیا چہ  
15 کبھی دھنک کبھی گھٹائیں  
17 کڑوا چ  
19 اب تو جانے ہوا ہے کیا دل کو  
20 حیرت  
21 عجیب بات ہوئی ہے کہ آج پھر مجھ کو  
22 صبر  
23 آؤ  
24 وہ خواب لمحے  
25 اک ہم ہی نہیں تیرے طلبگار بہت ہیں  
26 ایک ناراض دوست کے لئے  
27 کوئی فرق نہیں  
28 ان کہی  
29 کیسے بے نام سے رنگ آنکھوں میں  
30 وہ بھی کیسے زن ہوتے تھے  
31 ادراک  
32 دل  
33 بارش کے بعد  
34 الپ سوچ

61	خوبصورتی
62	مٹی کے کھلونے
63	تم نہیں آؤ گے
64	میں وہ شجر نہیں ہوں
65	شہر دل میں بہت اندھیرا ہے
66	کتاب دل
67	چمن چمن
68	میرا کوئی اختیار نہیں
69	ساگرہ
70	میں ہوں کھلی کتاب کی مانند
71	تھکن لیجے کی اتنا بولتی تھی
72	حقیقت
74	تمہیں کیا یاد ہے
75	اندھرا کرب
76	تو ہی کیوں
77	بتاؤ
78	دو شعر
79	Spell Bound
80	کیوں
81	اداسی
82	Request
83	تپش
84	بڑیا
85	ابھنوں
86	مہبت

35	خوابش
36	آپ کے لئے
37	پل پل ٹوٹ جانے دو
38	ریت کے گھر وندے
39	خود فریبی
40	کوشش
41	بولتی آنکھیں
42	حصار
43	مجبوری
44	رابطہ
45	شکریہ
46	میں
47	کیوں یہ دل پکارا
48	زرد چاند
49	دل کی باتیں نہ سر عام کرو
50	کبھی دھنک کبھی کھٹا نہیں
52	میرے ہم زاد
53	کیا یہ ہی تیری محبت تھی
54	میری وحشت نہ لوگ دیکھ سکیں
55	نارسائی
56	پیاس
57	میرے گل کو دفن نہ ہونے دو
58	یونہی مسکراتا کبھی
59	فاصلہ
60	Good Luck

## دوبیباچہ

کبھی دھنک کبھی گھٹائیں، عمرانہ مہک کا اولین مجموعہ کلام ہے۔ جو زیادہ تر نظموں پر مشتمل ہے، اگرچہ اس مجموعہ میں غزلیں بھی ہیں مگر ان کی تعداد بہت کم ہے، کچھ فردیات بھی ہیں۔ ماہر ہو کہ عمرانہ مہک بنیادی طور پر نظم کی شاعرہ ہیں، یا یوں کہئے کہ نظم میں ان کا اہلب قلم دب جولا نیاں دکھاتا ہے۔

زیادہ تر انہوں نے مختصر نظمیں کہی ہیں، جو طویل ہیں وہ بھی زیادہ طویل نہیں ہیں۔ مختصر نظموں میں عمرانہ مہک نے کسی ایک سادہ سے خیال یا تجربہ کو فنی خوبصورتی کے ساتھ قلمبند کیا ہے۔ مثلاً ان کی یہ نظمیں دیکھیے۔ عنوان ہے ”آؤ“

نہ بہت تھک چکی ہوں

پتہ ہی مسکوں سے الجھتے ہوئے

و۔ اے

87 جائے پناہ  
88 پتہ جھڑ  
89 اشکوں کی خزاں  
90 غراب لے  
91 مجھے معلوم ہے مصروف تم بہت ہو مگر  
92 میں اور پروین شاکر  
93 وحشت  
94 ڈر  
95 تم اسنے سنگ دل ہو یا فقط اظہار کرتے ہو  
96 حد  
97 مجھے تم سے محبت ہے  
98 ہم سفر  
99 حلف  
101 اب بھی  
102 صرف میں ہی کیوں  
103 محبت تو محبت ہے اسے مت خود غرض جانو  
104 کیوں  
105 زندہ ہیں تو جینے کی سزا کات رہے ہیں  
106 آپ  
107 کبھی ایسا بھی ہو تا ہے  
110 لیا کروں  
111 تو کیا کروں میں گئے ہم جاناں  
112

مید کی جاسکتی ہے کہ یہ قارئین کو متوجہ کریں گی اور غزلیہ حظ سے آشنا کریں گی۔  
ایک نظم اور بھی سنتے جائیے جس کا عنوان ”مٹی کے کھلونے ہے“

تمہیں یاد ہے کتنے چاؤ سے

میں اور تم

گیلی مٹی سے کتنے کھلونے بناتے تھے

اور اپنے گھر کو سجاتے تھے

وہ گھر کہ جس کی بنیادیں ہمیں

فولادی سی لگتی تھیں

وہ گھر بھی تو مٹی کا ہی تھا

مٹی کے کھلونے ٹوٹ گئے

عمرانہ نے ان قدر سے بڑی نظموں میں بھی اختصار اور تاثیر کے پہلوؤں کو نظر انداز نہیں کیا  
نظم کے شائقین عمران کی شاعری کو یقیناً پسند کریں گے۔

تاہم ایسا نہیں کہ عمرانہ صرف نظم کی شاعرہ ہیں انہوں نے غزلیں بھی کہی ہیں

اگرچہ زیر نظر مجموعے میں ان کی تعداد کم ہے لیکن جو غزلیات اس میں شامل ہیں، ان سے

اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے دوسرے مجموعے میں مزید اچھی غزلیں موجود ہوں گی۔

چند اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

تکلفات میں پڑنا ہماری خو تو نہیں

تمہاری بزم کا انداز ہی کچھ ایسا ہے

آ کے اب مجھے سلجھانا ہے تم کو

ایک نظم ”میرے ہم زاد“ کے نام سے ہے۔

میرے ہم زاد مجھے

کچھ تو تسلی دے

دیکھ میں آج پھر

اسی مقام پر کھڑی ہوں

جہاں پہلے بھی ایک بار

سب کچھ لٹایا تھا

”پیاں“ ملاحظہ فرمائیے۔

کہنے کو ایک لفظ ہے

لیکن کبھی تم نے

اس لفظ کی تکلیف کو

محسوس کیا ہے؟

ایک نظم ہے ”میرے کل کو فن نہ ہونے دو“

میرا احساس مر تا جا رہا ہے

میرا ماضی پھٹتا جا رہا ہے

کوئی تو میری آواز بھی سنو

میرے کل کو فن نہ ہونے دو

ان نظموں میں غزل کے ساتھ شعروں جیسا اختصار اور تاثیر موجود ہے جن سے

-----

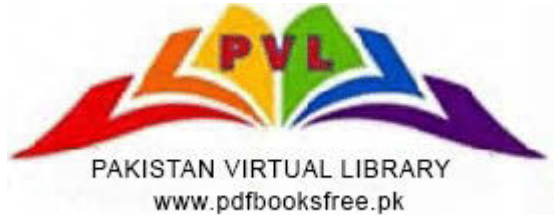
دل کی باتیں نہ سر عام کرو  
لوگ تو صرف تماشا کی ہیں

-----

زمانے بھر کی باتوں کی تمہیں پرواہ ہے جان جاں  
مجھے احساس ہے اس کا، زمانے بھر سے ڈرتے ہو

عمرانہ مہک کا یہ مجموعہ، ان کے آنے والے مجموعوں کے انتظار کی راہ ہموار کرنے میں مددگار ہے۔ میری دعا ہے کہ عمرانہ کی شاعری ہمیشگی رہے۔

اسلم کولسری



کبھی دھنک کبھی گھٹائیں

میں فقط عام سی لڑکی ہوں اور گناہ بھی ہوں  
میری آواز بھی، انداز بھی کوئی خاص نہیں  
مگر اس درد کی بستی سے میرا تعلق ہے  
جہاں لوگوں کے حلق خشک ہیں پر پیاس نہیں

بچپن میں جیسے ہی شعور کی حد کو چھوا بہت ہی نامعلوم اور نامحسوس طریقے سے میری شاعری کا بھی جنم ہوا۔ مجھے خود نہیں معلوم کہ میں نے کس طرح خود بخود بغیر کسی Inspiration کے کیسے لکھنا شروع کیا شاید رب کریم کو یہی منظور تھا۔

شاعری صرف کسی ایک کے جذبات، حالات اور واقعات کی ترجمان نہیں ہوتی بلکہ یہ تو Universal Language ہے۔ سب لوگوں کے لئے کسی بھی بات کے اظہار کا اس سے بہترین طریقہ نہیں ہو تا مگر اللہ تعالیٰ سب کو اس نعمت سے نہیں نوازتا کہ وہ اہل قلم ہو۔ اس لئے لوگ بھی اس نعمت سے فیض یاب ہوتے ہیں انہیں صرف اپنے ہی نہیں سب کے جذبات کو زبان کی شکل دینے کی ضرورت محسوس کرنی چاہیے۔

تاہم اہل قلم اپنے حسیات کے حوالے سے تھوڑے منفرد ہوتے ہیں کیونکہ ان کی زبان خلقت کی زبان کہلاتی ہے کائنات کی لاقعد اور جہتیں ابھی نگاہوں کی حد سے پڑے ہوئے ہیں۔ اس پر دے کی بات میں ہیں ابھی ”میں“ کی سرحد عبور کرنا باقی ہے۔

”کبھی دھنک کبھی گھٹائیں“ اس حوالے سے میری پہلی کاوش ہے میری اب تک کی زندگی کا نیچوڑ۔ میں نے اپنے اچھے برے تجربات کو صرف اچھے انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور کہا جاتا ہے کہ کوشش کرنا انسان کا فرض ہے تکمیل پہنچانا خالق کائنات کے ہاتھ۔ لہذا میری پہلی کاوش آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ایڈیٹر آپ کو اچھی لگے گی آپ کی آراء میرے حوصلہ بڑھانے میں مدد و معاون ثابت ہوں

گی۔ مجھے شکریہ ادا کرتا ہے مس منزہ عباسی، مس فاطمہ کمال اور مسز کلثوم رانا کا جنہوں  
میرے پہلے مجموعہ کلام میں معاونت کی۔

ناسپاس گزاری ہو گی اگر جناب اشفاق احمد، جناب حفیظ تاجب اور اسلم کو۔  
صاحب کا شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے میرے بکھرے اور الجھے ہوئے الفاظ کو اعتماد کا  
بخشا۔

## کڑواچ

نمرانہ مہنگ

آج کے زمانے میں  
کون اتنا اچھا ہے  
کون اتنا سچا ہے  
جو تمہاری آنکھوں کو  
خواہشوں کے سپنے دے  
چاہتوں کے وندے دے  
اور پھر نبھا بھی دے  
جذبات کی شدت سے  
جب احساس پھلتا ہے  
کس طرح لہو لہو رگ جاں  
میں اترتا ہے

تم جانا چاہتے ہو تو  
 اک بار  
 بس اک بار  
 کسی اجنبی چہرے کو  
 کسی ان سنے لہجے کو  
 کسی ان چھوٹی حدت کو  
 اپنے دل میں اترنے دو  
 پھر درد کے رشتے کو  
 خود بخود سمجھ جاؤ گے



اب تو جانے ہوا ہے کیا دل کو  
 ہر نظارہ عجیب لگتا ہے  
 میں تیرے پیار کے حصار میں ہوں  
 یہ سہارا عجیب لگتا ہے



## تیرت



میری محبت جیسے سمندر  
میرے لئے آنکھ کے اندر  
ایک بھی قطرہ پیار نہیں ہے

عجیب بات ہوئی ہے کہ آج پھر مجھ کو  
میرا وہ بھولا ہوا خواب یاد آیا ہے  
جو کھو چکا ہے کہیں زندگی کی راہوں میں  
وہ شخص آج نگاہوں میں پھر سلایا ہے

میری طلب کے سبھی راستوں کو کر کے بند  
وہ مجھ کو پیاس کے صحرا میں کھینچ لایا ہے

لو تم تو زیت کے اک وار سے ہی ہار چلے  
ہمیں بھی دیکھئے ہر ہار گھر جلایا ہے

صبر

صبر تو مجھ میں بہت ہے  
 اتنا کہ میں نے بہت کچھ  
 اپنے ہی دل پر سہہ لیا  
 رو کر کبھی ہنس کر کبھی  
 اور آج بھی مجھ میں بڑا ہی  
 حوصلہ برداشت ہے  
 لیکن نہ جانے کیوں مگر  
 تیرے لئے میرے صبر کے  
 میرے ضبط کے  
 مضبوط سے مضبوط تر  
 بندھن ہیں ٹوٹے جا رہے ہیں  
 کمزور پڑ رہی ہوں میں

آؤ

میں بہت تھک چکی ہوں  
 اپنے ہی مسئلوں سے الجھتے ہوئے  
 آؤ کہ  
 آ کے اب مجھے سلجھانا ہے تم کو

بہارِ بہار

اک ہم ہی نہیں تیرے طلبگار بہت ہیں  
یہ در ہی نہیں اور بھی دربار بہت ہیں

آئے تھے کسی اور سے ملنے کے بہانے  
اب دیکھ لیا تم کو تو اظہار بہت ہیں

کوشش تو بہت کی تمہیں اس کھیل میں جیتیں  
پر کیا کریں کہ آپ سمجھدار بہت ہیں

ہم نے تو کوئی سایہ بھی رستے میں نہ پایا  
نتے تھے رہ عشق میں اشجار بہت ہیں

چلنا بھی مقدر ہوا منزل بھی بہت دور  
میں کیا کروں کہ راہ میں کوہسار بہت ہیں

## وہ خواب لمحے

وہ خواب لمحے سراب لمحے  
کہ جن کے پیچھے تمام عمریں  
تمام صدیاں گزار ڈالیں  
کہ جن کی خاطر تمام دنیا  
تمام عالم سے کٹ گئے ہم  
کہ جن کے بدلے ہزار رنجش  
ہزار رنج و الم ملے ہیں  
وہ خواب لمحے سراب لمحے  
میری وفاؤں کے سلسلے ہیں

## کوئی فرق نہیں

کوئی فرق نہیں کوئی فرق نہیں  
 کاغذ پہ لکھی تحریروں اور  
 پانی پہ بنی تصویروں میں  
 کوئی فرق نہیں  
 میں نے خود دیکھا آنکھوں سے  
 میں نے خود جانچا دھڑکن سے  
 جب کالج کے سینے ٹوٹے ہیں  
 اور دل میں کچھ چھ جاتا ہے  
 تب کیسا اندھیرا ہوتا ہے  
 ہر رستہ گم ہو جاتا ہے  
 پوری کوشش کر کے بھی ہم  
 اک ذرا کرن نہیں پاتے ہیں  
 بس ڈھونڈتے ہی رہ جاتے ہیں  
 کوئی ایک سرا.....  
 کوئی ایک گرہ.....

## ایک ناراض دوست کے لیے

سوالی آنکھیں  
 پر لیا لہجہ  
 نہ جانے کیا اس کو ہو گیا ہے  
 تمام بربادیوں کا ذمہ  
 میرے ہی دامن سے باندھ ڈالا

✓ ۴۰۰۰

ان کہی

کیسے بے نام سے رنگ آنکھوں میں  
تیری یادوں سے اتر آتے ہیں

کس طرح دل کے سبھی سرخ گلاب  
زرد چوں سے بکھر جاتے ہیں

کوئی کیا ہم کو سہارا دے گا  
خود ہی ہم گر کے سنبھل جاتے ہیں

آنکھوں میں آتے ہوئے سارے دکھ  
کہیں اندر ہی اتر جاتے ہیں

پاس رہ کر بھی میرے پاس نہیں ہوتا وہ  
اس سنگریسے میں کس طرح یہ کہہ دوں کہ مجھے  
سرد جذبوں کی لحد میں نہ کرے دفن ایسے  
کہ زندگی میں اگر میرے پیار کی حدت  
اس کے احساس کو پگھلانے میں ناکام رہے  
تو مرے دل کا کنول اس طرح نہ مر جھائے  
کہ اس کی بکھری ہوئی پتیاں مٹ نہ سکیں

وہ بھی کیسے دن ہوتے تھے

ادراک

آج جب تم نے یہ کہا مجھ سے  
تیری چاہت تیری وفا ہے اب بھی میرے لئے  
تو اس وقت کے بے نام سے اس لمحے میں  
تیرے لہجے کی بے ترتیب بے یقینی نے  
مجھ کو کل کی شکستگی کا فہم دے ڈالا  
تیری جدائی کا ادراک مل گیا مجھ کو  
قدیر تہائی کا ادراک مل گیا مجھ کو

وہ بھی کیسے دن ہوتے تھے  
تم ہوتے تھے ہم ہوتے تھے  
رم جھم سادوں کی بوندوں میں  
کھلتے پھولوں کے موسم میں  
ہم نے کتنے خواب بنے تھے  
یہ بھی کیسے دن آئے ہیں  
تم بھی نہیں ہو ہم بھی نہیں ہیں  
رم جھم سادوں کی بوندوں میں  
کھلتے پھولوں کے موسم میں  
کتنی اداسی پھیل رہی ہے  
خواب وہ سارے گم سے گئے ہیں

## دل

### کہ بارش کے بعد

دیکھو کیسے رنگ دھنک کے پھیلے ہیں بارش کے بعد  
 دیکھو کتنا اجلا موسم لگتا ہے بارش کے بعد  
 میرا دل بھی چاہا تم آ جاؤ تو کیا اچھا ہو  
 ہم تم ساتھ چلیں گے بھیلی سڑکوں پر بارش کے بعد

جاتے جاتے پلٹ کے دیکھا  
 پھر تیری ایک شوخی نظر نے  
 دل کی دنیا بدل کے رکھ دی  
 تیرا یہ انداز جان جاناں  
 میری نگاہوں میں رک گیا ہے  
 کہ تیری پلکوں کا نرم سایہ  
 میری آنکھوں پہ جھک گیا ہے

## ایک سوچ

### خواہش

چاند کی باتیں چاند کے قصے  
 بہت کہے ہیں بہت سنے ہیں  
 اب تو دل میں ایک تمنا  
 چاندنی رات اور دشت و صحرا  
 ہاتھ تمہارا ہاتھ میں میرے  
 پھر نہ کبھی ہم لوٹ کے آئیں

ہم تم کتنا بدل گئے ہیں  
 یا وقت کا سارا کھیل ہے یہ  
 تم اپنے کاموں میں مصروف  
 مجھے اپنی Job کو کرتا ہے  
 دونوں نے پیسہ کماتا ہے  
 دونوں نے کل کو بدلنا ہے  
 لیکن اک سوچ ہے جو اکثر  
 مجھے گھیرا ادا لے رہی ہے  
 جس آنے والے کل کے لئے  
 ہم آج سے بٹتے جاتے ہیں  
 وہ آئے تو شاید ہم نہ رہیں



## آپ کے لیے

## پل ٹوٹ جانے دو

نہ کچھ کہنا نہ سننا ہے  
 کہ جو کچھ ہے وہی کچھ ہے  
 اسے احساس کے تیشے سے  
 پل ٹوٹ جانے دو  
 یہی بہتر ہے وہ بھی درد کے  
 اس دور سے گزرے  
 کہ جس میں ہم نے بھی اپنے  
 کئی لمحات کھوئے ہیں

کتنے سوکھے گلاب میری کتابوں میں پڑے  
 ان گئے موسموں کی بات کو دہراتے ہیں  
 جن میں ہر روز نے پھول کو ہاتھوں میں لئے  
 تم در تپتے پر میرا انتظار کرتے تھے  
 اور مسکرا کے ہر بار یہی کہتے تھے  
 یہ آپ کے لئے ہے

## ریت کے گھروندے

ریت کے گھروندوں کی  
 کب کوئی ضمانت ہے  
 ان کو بھی تو گرنا ہے  
 ان کو ہی بکھرنا ہے  
 پھر بھی اہل دل جانے  
 ساحلوں کناروں پر  
 پانیوں کی بستی میں  
 کیوں یہ گھر بناتے ہیں  
 زندگی کے کچھ لمحے  
 ہم بھی گر چہ ایس تو  
 اس میں کیا برائی ہے  
 چننا اچھی یادوں کا  
 کارواں سجالیں تو  
 اس میں کیا برائی ہے  
 دیکھو آنے والے کل  
 رنگ کیا دکھاتے ہیں  
 کس طرف کو جاتے ہیں  
 تیری میری راہوں کے  
 ناشناسا سے مقام

## خود فریبی

خود فریبی عجیب ہوتی ہے  
 نہ جانے سلسلے کس طرح خوش گمانی کے  
 اپنے ہی آپ خود سے جڑتے چلے جاتے ہیں  
 سچ کی کڑواہٹوں سے دور بہت  
 فریب زندگی کی زر بھری شیرینی  
 لمحہ لمحہ رگوں میں بھرتے ہوئے  
 اپنے ہی گرد و پیش سے بے نیاز  
 اپنی خود ساختہ دنیا میں مکن  
 سب کتنا خوش نما سا دکھتا ہے

## بولتی آنکھیں

سنا ہے کہ میرا چہرہ بڑا باش دکھتا ہے  
 میری حس مزاج بھی ہے نہایت خوش نما لیکن  
 ابھی تو نے بڑے مان سے مجھ کو کہا  
 جاناں.....  
 ..... ہیں آنکھیں بولتی میری  
 بہت حیران ہوں کیونکہ  
 کوئی بھی اس طرح میرے دکھوں تک  
 پہنچ سکتا ہے مجھے احساس نہیں تھا

## کوشش

دکھ کی دلیلیز سے باہر میرے قدم نہ گئے  
 میں نے ہر چند کی کوشش بلا کی  
 پر پھر بھی  
 مجھ کو ہر شخص نے تاراج کیا  
 حسب کے ساتھ  
 اور کسی نے بھی کجوسی نہیں کی

حصار

مجبوری

نہ تم کو سوچنا چاہوں  
نہ تم کو چاہنا چاہوں  
مگر یہ سب ہی کرنے پر  
میں کیوں مجبور ہوں لیکن

پھول کے ذکر سے کچھ یاد آیا  
کبھی تو تم بھی انہیں راستوں  
کی خوشبو تھے  
کبھی تو ہم بھی ان رنگینیوں کا  
جاؤ تھے  
جہاں پر آج کوئی اور  
کسی اور کے سنگ  
ویسے ہی خواب و خیالات کے  
حصار میں ہیں

## شکریہ

شعور و آگہی کے جو در  
 تم سے دور ہونے کے بعد مجھ پر وا ہوئے  
 شاید کبھی بھی تمہاری موجودگی میں  
 نہ ہو پاتے  
 مجھے اپنی ذات کا فہم و ادراک  
 تمہاری جدائی کے روپ میں ملا  
 تمہارا شکریہ ورنہ شاید  
 میں تمام عمر اپنی تلاش میں  
 بھٹکتے ہوئے نزار دیتی

## رابطہ

مجھے معلوم نہیں دھندلا پن چاند میں ہے  
 یا میری آنکھوں میں  
 میں تو بس اتنا جانتی ہوں  
 کہ اس کو دیکھنا میرے اور تمہارے  
 درمیان ایک رابطہ ہے  
 کیونکہ مجھے پتہ ہے چاندنی راتیں  
 تمہیں بھی بہت پسند ہیں

میں

کیوں یہ دل پکارا

فاصلے تو پہلے بھی آہی جاتے تھے جاناں  
اتنی سرد مہری تو پہلی بار دیکھی ہے  
تیرے نرم لہجے کی ساری شبنمی حدت  
جانے کہاں کھوئی ہے  
اجنبی تو نہ تھا تو پھر بھی آج پہلی بار  
کیوں یہ دل پکارا کہ تو میرا  
ساتھی بھی نہیں

میری سوچوں کی حدیں  
ہیں اس مقام پر جہاں  
ہر راستہ محدود ہے  
اور بے بسی کی قید میں  
طاؤر ہے دل کا بے زباں  
میں اک قدم بڑھاؤں تو  
سو ہاتھ مجھ کو کھینچتے  
مایوسیوں کی لہ میں  
میں جس طرف بھی جاؤں تو  
اک دشت کا عالم ملے  
منزل اور اتنے فاصلے  
میں کس طرح سفر کروں  
میں کس طرح سہل کروں  
آفات اپنی ذات کی



دل کی باتیں نہ سر عام کرو  
لوگ تو صرف تماشا کی ہیں

زرد چاند

بادلوں کے حسین جھرمٹ میں  
ڈالیوں سے پرے، افق کے پار  
کس قدر سو گوار لگتا ہے  
یہ ابھرتا ہوا زرد سا چاند

نہ کسی اور کی رعنائیوں کی بات کرو  
تیرے ہونٹوں پر مرا نام بھلا لگتا ہے



کاٹیج کے شہر کی فسیلوں میں  
پتھروں کی گواہی کیا دے گی

کبھی دھنک کبھی گھٹائیں

کبھی اجالے کبھی اندھیرے  
کبھی ہیں شامیں کبھی سویرے  
کبھی دھنک تو کبھی گھٹائیں  
کبھی یہ برسیں کبھی جلائیں  
اس آسمان کے ہزار رنگ ہیں



میرے ہم زاد

میرے ہم زاد مجھے  
کچھ تو تسلی دے  
دیکھو میں آج بھر  
اسی مقام پر کھڑی ہوں  
جہاں پہلے بھی ایک بار  
سب کچھ لٹایا تھا

کیا یہ ہی تیری محبت تھی

کیا یہ ہی تیری محبت تھی  
کیا یہ ہی تیرے دعوے تھے  
کہ مجھے زمانے میں تو نے  
اس طرح رسوا کیا کہ میں  
خود سے بھی نظریں ملانے سے  
ڈرنے اور گھبرانے لگی ہوں

## نارسانی

تم وہ ساری باتیں ہی کیوں سنتے ہو  
جن کو میں الفاظ کی صورت کہہ دیجی ہوں  
اس کرب کی گہرائی سے کیوں اب تک دور ہو  
جو میری آنکھوں میں چھننا رہتا ہے  
پر تمہیں سنائی نہیں دیتا



میری وحشت نہ لوگ دیکھ سکیں  
مجھ کو بے اختیار مت کرنا

میں پلٹ کر نہ آ سکوں شاید  
تم مرا انتظار مت کرنا

میرے کل کو دفن نہ ہونے دو

میرا احساس مرنا جا رہا ہے  
میرا ماضی بچھڑتا جا رہا ہے  
کوئی تو میری آواز بھی سنو  
میرے کل کو دفن نہ ہونے دو

✓ پیاس....!

کہنے کو ایک لفظ ہے  
لیکن کبھی تم نے  
اس لفظ کی تکلیف کو  
محسوس کیا ہے

## فاصلہ

## یونہی مسکرانا کبھی

کوئی فاصلہ نہیں پر

پھر بھی یہ بے کلی کیوں  
 پھر بھی یہ خامشی کیوں  
 پھر بھی یہ تشنگی کیوں  
 جب بھی کوئی پکارے  
 جب بھی کوئی بلائے  
 اور جب بھی کوئی آئے  
 دل کو گماں یہ گزرے  
 تو نے مجھے پکارا  
 تو نے مجھے بلایا  
 شاید تو ہی ہو آیا

ساحل سمندر پر  
 ہاتھ دیئے ہاتھوں میں  
 چاندنی کی کرنوں میں  
 ساتھ ساتھ چلتے ہوئے  
 چھوٹی چھوٹی باتوں پر  
 یونہی مسکرانا کبھی  
 یونہی روٹھ جانا کبھی  
 اور پھر مٹانا کبھی  
 کتنا اچھا لگتا تھا  
 کیسے کھوئے رشتے تھے  
 ان لمحوں کے جادو میں

## خوبصورتی

چیزوں اور انسانوں کا رشتہ  
 ہے تو لازم و ملزوم مگر  
 کچھ لوگوں کے لئے صرف چیزیں  
 اہم ہوتی ہیں  
 اور کچھ کے لئے انسان  
 اور بعد والی Catagory  
 کے لوگوں کو Mad کہا جاتا ہے  
 حالانکہ چیزوں کی اہمیت  
 اور خوبصورتی انسانوں کی  
 وجہ سے ہوتی ہے

## Good Luck

تھام کے ہاتھ اس کے  
 ہم سفر بن جاؤ  
 اس کو جانے نہ دو اور  
 روک لور اہیں اس کی  
 میں تو ماضی ہوں مگر  
 وہ تیرا مستقبل ہے

تم نہیں آؤ گے

تیرا انتظار کیوں کروں بھلا  
جب مجھ کو بھی معلوم ہے یہ  
تیرے لوٹنے والے سب رستے  
میرے در تک آنے والے نہیں  
مجھے پتہ ہے تم نہیں آؤ گے  
پھر بھی ہر دن ہر شب ہر پل  
میری نظر بھٹکتی راہوں پر  
تمہیں ڈھونڈتی پھرتی رہتی ہے

مٹی کے کھلونے

تمہیں یاد ہے کتنے چاؤ سے  
میں اور تم  
گیلی مٹی سے کتنے کھلونے بناتے تھے  
اور اپنے گھر کو جاتے تھے  
وہ گھر  
کہ جس کی بنیادیں ہمیں  
نولادی سی لگتی تھیں  
وہ گھر بھی تو مٹی کا ہی تھا  
مٹی کے کھلونے ٹوٹ گئے



## میں وہ شجر نہیں ہوں

تم میرے واسطے خود کو کبھی ہر انا مت  
 کہ میں وہ شجر نہیں ہوں  
 جس کی چھاؤں تمہیں  
 ہر ایک دھوپ اور آندھی  
 سے بچا کر رکھے  
 گھنیری شاخوں کے سائے  
 سمیٹ لیں تم کو  
 تہی پہ سایہ کریں اور  
 پناہ دیں تم کو

شہر دل میں بہت اندھیرا ہے  
 روشنی پیار کی ہی لائے کوئی

ہمتیں ٹوٹ رہی ہیں مجھ میں  
 آس کا دیپ تو جلانے کوئی

دشت و صحرا میں کب تک بھٹکوں  
 مجھ کو اب راستہ دکھائے کوئی

میرے گھر کی اندھیری گلیوں میں  
 چاند بن کر اتر بھی آئے کوئی

تیری باتوں سے مجھ میں کیا ٹونا  
 تجھ کو اب کس طرح بتائے کوئی

## چمن چمن

میں محبتوں کی سفیر ہوں  
مجھے تیری نفرت سے کیا غرض  
میں وہ مہکتی بہار ہوں  
جسے کھلتا ہے چمن چمن

## کتاب دل

کتاب دل کا وہ باب تم ہو  
کہ ہر حرف جس میں جی رہا ہے  
جو تم نہیں ہو تو پرزہ پرزہ  
تمام صفحے نکھر رہے ہیں



ساگرہ!

لفظ تو بڑا ہی خوبصورت  
ایسا احساس جو گہرائی تلک چھو جائے  
حلقہ یاراں میں بیٹھے ہوئے  
مصروفِ سخن  
روزمرہ کی پریشانیوں سے  
ہوں بے نیاز  
چند لمحوں کی خوشی ہم کو  
بھی میسر ہو  
یہ ضروری تو نہیں

میرا کوئی اختیار نہیں

میرے سب خواب حقیقت  
تو نہیں ہو سکتے  
ٹھیک ہے، مان لیا، سچ ہے  
لیکن پھر بھی  
ان کو دیکھنے، سوچنے  
اور ان پر خوش بھی ہونے کا  
میرا کوئی اختیار نہیں

✓ 2024.8

تھکن لہجے کی اتنا بوتی تھی  
بہت لمبا سفر طے کر چکا ہے  
نہایت خوش نما دکھتا ہے  
کیں اندر سے شاید مر چکا ہے

میں ہوں کھلی کتاب کی مانند  
پڑھنے والی نظر ہو کوئی

کیسی مجبوری اور بے چارگی کا عالم ہے  
کہ وصل یار بھی فرقت کی کک دے مجھ کو

دنیا کو بہلانا بھی تو ہوتا ہے  
قصہ گوئی ورنہ میرا شوق نہیں ہے

## حقیقت



تکلفات میں پڑنا ہماری خو تو نہیں  
تمہاری بزم کا انداز ہی کچھ ایسا ہے

آپ کو محبت ہے ہم سے دل نہ مانے ہے  
چاردن کی باتیں ہیں  
پھر وہی فسانہ ہے  
تم بھی بھول جاؤ گے  
ہم کو بھی تو جانا ہے  
اس لئے چلو آؤ ان حسین یادوں کو  
اپنے خوں سے مہکائیں  
دفن بس یہیں کر دیں پھر کبھی نہ دہرائیں

تمہیں کیا یاد ہے

اندر کا کرب

تو کیا تم  
میرے اندر کے کرب کو جان سکتے ہو  
یقیناً نہیں  
کیونکہ اب تم بھی اس دنیا کے فرد ہو  
جو مسکراہٹوں سے دھوکہ کھاتی ہے

تمہیں کیا یاد ہے اکثر  
یہی تم کہتے تھے مجھ کو  
کہ جب کوئی شرارت سوچتی ہے  
تو میرے لب چھپا نہیں سکتے  
اور تمہیں صرف اسی سے اندازہ ہو جاتا ہے  
چاہے میں جتنا مرضی  
Serious ہو یا Pose کروں  
اور اب  
جب کہ میرے ہونٹ مسکراتے ہوئے  
ہستے ہوئے نہیں تھکتے

## تو ہی کیوں

(تو خیال ہے کسی اور کا)

تو کیوں میرے دل کا جنوں بنا

تجھے اور کی تلاش تھی

تو کیوں میری جستجو بنا

جو تجھے ملا سکے

وہ دگر نہیں کسی موز پر

تجھے تھا پیہ تو اے جان جان

مرا ہم سفر تو ہی کیوں بنا

## بتاؤ

کیا مرا صبر جمونا تھا

یا میری محبت میں طلب کی ملاوٹ تھی

اس لئے میری خاطر چاہتوں

کی جنت کا

کوئی بھی درواں نہ تھی

نہ ہو پایا

زرد پتوں سے بھری شام کا جلتا موسم  
کیا خبر اب کے جو برکھا ہو تو کیا دیکھیں گے

## Spellbound



خوبصورت اور دل فریب نظارے دیکھ کر  
تمہیں کبھی محسوس یہ نہیں ہوا  
کہ یہ تم کو اپنے اندر جذب کر رہے ہیں  
تمہیں اپنی جانب کھینچ رہے ہیں  
تمہیں Spellbound کر رہے ہیں  
اور تم قدرت کی صنائی پر  
گنگ رہنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے

فقط اک بار نے سے راستے بوجھل نہیں ہوتے  
کہ آنکھیں کھولنے سے خواب تو اوجھل نہیں ہوتے

اداسی

سرد موسم کی سرد شام تھی وہ  
 ہر طرف خامشی کا ڈیرہ تھا  
 میرے چاروں طرف اداسی تھی  
 تیری یادوں کا ہی بسیرا تھا

کیوں

تم بھی تو محبت کرتی ہو  
 تم نے بھی کسی کو چاہا ہے  
 دل میں اک شخص کا ڈیرہ ہے  
 اس اک بچ سے انکار ہے کیوں

## تپش

نرم جذبوں کی دھیمی دھیمی تپش  
 دل میں احساس یہ جگاتی ہے  
 میرے اندر کا وہ حسیں انسان  
 جو کہ دنیا کی نفرتوں کے تلے  
 دبا ہوا ہے کئی برسوں سے  
 آج بھی بے پناہ پیار لئے  
 میرے وجود میں زندہ ہے ابھی

## Request

Please

میری زندگی سے کبھی گم نہیں ہونا  
 کیونکہ آہستہ آہستہ مجھے تمہاری  
 عادت سی ہو گئی ہے  
 ٹھیک ہے عادتیں بدل بھی جاتی ہیں  
 بدلی بھی جاسکتی ہیں  
 مگر جب تک ایمانہ ہو بہتر ہے

Please stay in my life



گڑیا

البحن

جانے کیا چیز کھو گئی ہے میری  
یہ تو خود مجھ کو بھی معلوم نہیں ہے  
بس اک بے نام سی البحن ہے مجھے  
عجب بے چینی بے قراری ہے  
اس کو کیا نام دوں تادو تہی

آج جب میری ماں نے مجھے  
گڑیا کہہ کر پکارا  
تو  
میرا سارا بچپن اور معصومیت  
لپک کر مجھ میں سما گیا  
اور میں بغیر پروں کے  
ہوا میں اڑنے لگی

## جائے پناہ

اتنی تنہائی کا احساس تو پہلے نہ تھا  
جب سے تم نے مجھے دنیا کے حوالے چھوڑا  
ایسا لگتا ہے جیسے میرے لئے  
کوئی بھی جائے پناہ باقی نہیں

## محبت

اے سب سے محبت ہے  
بس اک مجھ سے ہی نہیں ہے  
وگر نہ اس طرح مجھ کو  
نظر انداز کر جاتا

## اشکوں کی خزاں

اشکوں کی خزاں چھاجاتی ہے  
 اور دل اک تپتے صحرا سا  
 منظر بن کر رہ جاتا ہے  
 جس پر کوئی بادل بھول کر بھی  
 نہ ساون کی برسات کہے

## پت جھڑ

جاڑوں کا موسم آتا ہے  
 اور پت جھڑ کی رت چھاتی ہے  
 جب سوکے پتے گرتے ہیں  
 آکاش بھی چپ چپ لگتا ہے  
 کیا تم نے کبھی سوچا ہے یہ  
 ایسی ہی خزاں کے موسم تو  
 دل کے اندر بھی ہوتے ہیں  
 خوشیوں کی بہاریں جائیں تو

## عذاب لمحے

تہائیوں کے جدائیوں کے  
عذاب لمحے!  
نہ جانے کب سے  
اتر رہے ہیں  
دل و ذہن پر یوں رفتہ رفتہ  
کہ گھٹ رہی ہے  
بکھر رہی ہے ذات میری  
مگر میں خود کو  
سنجھالوں کیسے  
کہ ایک میں ہوں  
اور ہر طرف سے  
ہے مجھ پہ جاری  
سنگ باری  
کہ مجھ میں ہر لمحہ ہو رہا ہے  
نکست و ریخت کا یہ عمل



مجھے معلوم ہے مصروفِ تم بہت ہو مگر  
اس سے پہلے بھی تو فرصت نکال لیتے تھے  
میں جب بھی تیز ہواؤں میں لڑکھڑاتی تھی  
تم بڑھ کر مرے بدن کو سنبھال لیتے تھے  
میری باتوں میں زندگی کے رنگ ملتے تھے  
میری آنکھوں سے غزل کے خیال لیتے تھے

## وحشت

تری جدائی کے موسموں کو  
دل نے میرے سہا ہے جاناں  
مجھے یوں خود سے جدا نہ رکھو  
کہ خود سے بھی دور ہوتی جاؤں  
اور جب کبھی لوٹ کے آؤ تم  
تو دل کی وحشت بدن پہ دیکھو

## میں اور پروین شاکر

اس کی پرچھائیں تو نہیں ہوں مگر  
اس کے لہجے کی کاٹ میں اکثر  
اپنے نشتر کی دھار پاتی ہوں



ڈر

تم اتنے سنگ دل ہو یا فقط اظہار کرتے ہو  
نہ جانے کیوں یہ لگتا ہے کہ مجھ سے پیار کرتے ہو

زمانے بھر کی باتوں کی تمہیں پروا ہے جان جاں  
مجھے احساس ہے اس کا زمانے بھر سے ڈرتے ہو

تم آخر کب تک لو گے یوں اپنی ذات سے بدلہ  
خطائیں لوگ کرتے ہیں سزائیں تم ہی بھرتے ہو

نہ اتنا بوجھ لو دل پر کہ سارے حوصلے بکھریں  
کیوں اتنا دور رہتے ہو کیوں اتنا خود سے لڑتے ہو

مجھے اپنی محبت سے ہی ڈر لگنے لگا ہے  
بڑی اجلی، بڑی گہری بڑی شفاف ہے یہ  
مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں کیانہ لٹاؤں  
ایسے ہر شخص پہ جو مجھ سے پیار کرتا ہے  
میرے بس میں جو ہو تو

ہر وہ چیز دے ڈالوں

جو میری دسترس میں ہو اور جو نہ بھی ہو  
مرا جنوں نہ جانے کس طرح سے سننے لگا  
مجھے اپنی محبت سے ہی ڈر لگنے لگا ہے  
بڑی اجلی، بڑی گہری، بڑی شفاف ہے یہ

کبھی اس راہ بھی آؤ جہاں پر منتظر ہوں میں  
بہت تاویلیں دیتے ہو بہانے روز گھڑتے ہو

چلو مانا کہ تم اپنی ہی خود داری سے گھائل ہو  
اسی خاطر ہی ہر لمحہ نئی الجھن میں پڑتے ہو

حد

کچھ انتظار زندگی میں ایسے ہوتے ہیں  
جو کبھی حد سے گزر جائیں تو یوں لگتا ہے  
کہ زندگی کی سبھی جستجو تمام ہوئی  
اس انتظار کی طلب جو بہت بڑھ جائے  
یہ اپنے آپ میں مر جاتا ہے مٹ جاتا ہے  
اور مایوس نظر دل کا منجمد سکوت  
پھر کبھی کوئی انتظار نہیں کرتے

## ہم سفر

تھی رات کی خاموشی اور عالم تنہائی  
 رقصاں تھے ہر طرف ہی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے  
 ہر چیز میں لپٹل تھی ہر بات میں شوفی تھی  
 اسوقت میری نظریں اس چاند پر پڑیں جو  
 ان سب سے ہی جدا تھا ہر شے سے منفرد وہ  
 یوں لگ رہا تھا جیسے اسکی اداسیاں بھی  
 میری اداسیوں سے بالکل نہیں جدا ہیں  
 وہ بھی وہاں ہے تنہا میں بھی یہاں اکیلی  
 وہ بھی ہے کچھ پریشاں اور میں بھی کھوئی کھوئی  
 میرا بھی دل بچھا سا چہرہ اداس اس کا  
 ایسے میں ایک وہ بھی بس میرا ہم سفر تھا  
 اور دل میں میں نے سوچا  
 یہ میرا ہم سفر بھی کتنا ٹیب ہے کہ

## مجھے تم سے محبت ہے

”مجھے تم سے محبت ہے“  
 مگر ویسی نہیں جس میں  
 نظریں بات کرتی ہے  
 اکٹھے دل دھڑکتے ہیں  
 میں اک انجان اجنبی  
 نہ تو مجھ سے توقع کر  
 کہ اپنے دل کی سبھی چاہتیں  
 تجھ پر لٹاؤں  
 میں اک آواز ہر نی ہوں  
 مجھے پابند مت کرنا  
 مجھے مصلوب مت کرنا  
 میں تیرا پیار نہیں ہوں



## حلف

کل رات آسمان پر  
 جب چاند دیکھا میں نے  
 بے اختیار میری نظروں میں  
 پلٹ آئے وہ ساحری کے لمحے  
 جب تم نے اور میں نے  
 ایسی ہی ایک شب میں  
 تازیست ماتھ رہنے کا  
 حلف اٹھایا تھا

مجھ سے ہے دور تنہا وہ کالے بادلوں میں  
 اور دریاں ہیں حائل دونوں کے جسم و جاں میں  
 پھر سوچ کا تسلسل یکنیت ایسے ٹوٹا  
 دیکھا جو میں پھر سے تھا چاند مسکراتا  
 تب میرے دل نے جانا میں خواب دیکھتی تھی  
 ان جاگتی آنکھوں سے اس سنگدل صنم کے  
 جو مجھ سے دور ہو کر مجھ میں ساچکا تھا  
 اک درد کا سمندر یوں مجھ میں اتر آیا  
 اور اپنی بے بسی پر دل کھول کر میں روئی

## صرف میں ہی کیوں

تم کو دیکھنے کے لئے تم سے ملنے کی خاطر

صرف میں ہی کیوں آؤں

تم بھی تو آ سکتے ہو

ریت کی چٹانوں پہ، ساحلوں میدانوں پہ

پیار کی زمینوں پہ، دل کے آسمانوں پہ

ڈھونڈنے محبت کو صرف میں ہی کیوں جاؤں

تم بھی تو جا سکتے ہو

میرے ہم نشین دیکھو اس طرح نہ کھو جاؤ

میرے دل کی راہوں سے دہریوں نہ ہو جاؤ

چاہتوں میں بے تابی صرف میں ہی کیوں لاؤں

تم بھی تو لا سکتے ہو

فاصلے محبت کے اس طرح بڑھاؤ نہ

میرے پیار کو جانائے آ زمانہ

پاس میرے آ جاؤ اور اب اتنا نہ

زندگی کی منزل کو صرف میں ہی کیوں پاؤں

تم بھی تو پا سکتے ہو

## اب بھی

نہ کوئی حسین رت ہے نہ کھلے گلوں کا موسم

نہیں کوئی رعنائی کسی بات میں جہاں کی

نہیں میں بھی دلگرفتہ نہیں تو بھی دل شکستہ

نہ میری تلاش جھٹکوں نہ تو میری آرزو میں

یہ پھر بھی جھٹکوا کثر ہے گمان کیوں گذرتا

دل میں گلاب اب بھی تیرے نام کے ہیں کھلتے

کیوں

کچھ لوگوں کے لیے صرف یہی کیوں رہ جاتا ہے  
 کہ وہ دوسروں کو دینے کی  
 تگ و دو میں گئے رہتے ہیں  
 اور انکی اپنی ذات بھکاری کے شگلول  
 کی طرح خالی رہتی ہے  
 اسی آس اور امید پر کہ اس میں  
 کبھی نہ کبھی تو کوئی محبت اور قدر کا  
 وہ سکہ ڈالے گا جس کے لیے  
 آپکا انتظار ختم ہونے کو ہے



محبت تو محبت ہے اسے مت خود غرض جانو  
 نہ جانے کون سی مجبوریاں دل توڑ دیتی ہیں

## آپ

آپ کہتے ہیں کہ دنیا ہے بہت تنگ نظر  
 آپ کہتے ہیں کہ دنیا کو سلیقہ ہی نہیں  
 آپ کہتے ہیں کہ لوگوں میں مروت ہی نہیں  
 آپ کہتے ہیں کہ نفرت کی فضا چھائی ہے  
 اور انسان اب حیوان ہیں انسان نہیں  
 آپ کہتے ہیں کہ اب دور ہے خود غرضی کا  
 اپنے چہرے پر شرافت کی نقابیں اوڑھے  
 بھڑے گھومتے پھرتے ہیں مرغزاروں میں  
 پیسہ انمول اور خون یہاں سستا ہے  
 چند سکوں میں یہ انسان یہاں ملتا ہے  
 ظلم کے ساتھ انسان یہاں نمٹتا ہے

گلاب محمد (V)

زندہ ہیں تو جینے کی سزا کاٹ رہے ہیں  
 مر جائیں تو عملوں کے حسابات چلیں گے

کتنی روحوں سے جسم چھین لیے جاتے ہیں  
 آپ ہی تو ہیں جو ہم سے ہماری جاں لے کر  
 چند ہمدرد سے لفظوں کا کفن دیتے ہیں  
 آپ ہی تو ہیں جو مجبور یوں کے بھاؤ میں  
 کتنی کلیوں کی مہک کو خرید لیتے ہیں  
 اور پھر بھی ہیں آپ حق کے دعویدار اگر  
 آپ ہیں سچ کے علمدار پھر بھی کہتے ہیں  
 آپ کہتے ہیں تو پھر ٹھیک ہی کہتے ہو ننگے

آپ نے یہ بھی کہا زندگی بے قیمت ہے  
 جو زر، زمین نہیں رکھتا وہ بے عزت ہے  
 اپنے اقدار کو کھودینا بہت ذلت ہے  
 کسی ہمدرد مسیحا کی اب ضرورت ہے  
 ٹھیک ہے مان لیا آپ کی باتیں سچ ہیں  
 ٹھیک ہے مان لیا آپ ہیں بیدار زہن  
 یہ بھی مانا کہ آپ دل میں تڑپ رکھتے ہیں  
 آپ دنیا میں امن آشتی کے طالب ہیں  
 مگر یہ کیا  
 کہ آپ جو ہیں کارواں کے امیر  
 آپ جو ہم کو اخوت کا درس دیتے ہیں  
 آپ جو ہم کو محبت کا درس دیتے ہیں  
 آپ جو ہم میں بھروسے کے امیں بنتے ہیں  
 آپ خود ہی ہمیں سولی پہ چڑھا دیتے ہیں  
 اپنی عظمت کے میناروں کی نمائش کے لیے  
 آپ لوگوں کے گھر و تک کو جلا دیتے ہیں  
 آپ کے ایک اشارے پہ سینکڑوں انسان  
 چند لمحوں میں ہی لاشوں میں بدل جاتے ہیں  
 آپ کے دل کی مسرت کے لیے دنیا میں

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے

کیا کروں

فاصلے ہی فاصلے ہیں ہر طرف پھیلے ہوئے  
کوئی راستہ کوئی راہ گزرا سطر کو جاتی نہیں  
جس پہ کھڑے ملو گے تم  
پہر کیا کروں میں کیا کروں  
کہ تم سے ملنے کی خواہش بہت بے چین کرتی ہے

بہت کچھ کہنا ہوتا ہے بہت کچھ کہنا چاہتے ہیں  
مگر پھریوں بھی ہوتا ہے  
کبھی یہ اب نہیں کھلتے کبھی فقرے نہیں ملتے  
کبھی دونوں ہی باتیں ہوں تو وہ  
سامع نہیں ہوتا

جسے یہ کہنا ہوتا ہے  
کبھی وہ بھی ہو تو نہ جانے کیا شے روکے رکھتی ہے  
کوئی بے نام غلط مجھ کو یوں بے چین رکھتی ہے  
وہ سب کہنے سے جو عرصے سے دل میں  
پھانس کی مانند چبھا ہوتا ہے  
لیکن اسکاد ادا ندارد ہو  
اور اکثر یہ بھی ہوتا ہے

## تو کیا کر لیں گے ہم جاناں

ہماری آنکھوں کی شبنم جو پلکوں پہ بکھر جائے  
ہمارے دل کی دھڑکن وقت کی مانند ٹہر جائے  
رتوں میں پھیلی بے چینی اگر کچھ اور بڑھ جائے  
اداسی روگ کی صورت جو رحوں میں اتر جائے  
تو کیا کر لیں گے ہم جاناں

ہمیں معلوم ہے یہ ہو چکا ہے اور ہم بے بس پرندوں کی طرح  
بند ہیں قفس میں پھڑپھڑاتے ہیں مگر  
پرکٹ چلے اپنے  
رہائی کا ہر اک رستہ ہم سے منہ موڑ چکا ہے